سوال

میرے خاوند نے مجھے موبائل پر میسج میں کہا تجھے طلاق، اور پھر مجھے کہنے لگا: یہ تو غصہ کی بنا پر تھا یہ پہلی طلاق تھی اس نے مجھ سے رجوع کرلیا، اور اس کے ایک ہفتہ بعد اس نے مجھے میسج بھیجا "تجھے طلاق تجھے طلاق" دوبارہ طلاق کے الفاظ لکھے، اور بعد میں میرے سامنے قسم اٹھا کر اعتراف کیا کہ وہ دونوں بار نشہ کی حالت میں تھا تو کیا یہ طلاق واقع ہوجائیگی یا نہیں؟

جواب

ہر قسم کی حمداللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اس لیے کہ آپ ایسے ملک میں بستے ہیں جہاں شرعی عدالتیں موجود ہیں، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ شرعی عدالت سے رجوع کریں تا کہ وہ آپ کے معاملہ پر غور کرے اور آپ کے خاوند کی کلام سن سکے، اور نشئی شخص کی طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے میں بحث کرے، اور آپ کو کتنی طلاقیں ہوئی ہیں کا فیصلہ صادر کرے

خاوند کو چاہیے کہ وہ توبہ واستغفار کرتے ہوئے نشہ آور اشیاء سے اجتناب کرے، اور قاضی کے سامنے حقیقت حاصل کو واضح کرے، اور نشہ کے مسئلہ کو قاضی سے مت چھپائے تا کہ قاضی ان کے درمیان ازدواجی تعلقات کے باقی رہنے یا ختم ہونے کا کوئی فیصلہ کرسکے

اور آپ پر لازم ہوتا ہے کہ اس مسئلہ میں قاضی کے فیصلہ کرنے تک اپنے آپ کو خاوند کے سپرد مت کریں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص شراب نوشی کا عادی ہے ایک بار شراب نوشی کی اور نشہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دے دی تو کیا یہ نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"عورت کا یہ سوال کہ: اس کے خاوند نے اسے نشہ کی حالت میں طلاق دی ہے اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا نشہ کی حالت میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

حنابلہ کا مشہور مسلک تو یہی ہے کہ شراب نوشی کی سزا میں یہ طلاق واقع ہوجائیگی، کیونکہ یہ شراب شخص اللہ کا نافرمان ہے، اس لیے اس کی اس نافرمانی کے مقابلہ میں اس سے تخفیف نہیں کرنی چاہیے کہ اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی

لیکن بعض علماء کرام کہتے ہیں: نشئی شخص کی نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی، امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہی مروی ہے، اور قیاس کے بھی زیادہ لائق ہے کیونکہ نشہ کی حالت میں آدمی کو اپنی بات کا علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، اس لیے اس پر وہ چیز کیسی لازم کی جائے جسے وہ جانتا ہی نہیں؟

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تم نشہ کی حالت میں مست ہو نماز کے قریب بھی نہ جاؤ، جب تک کہ اپنی بات کو سمجھنے نہ لگو النساء (43).

یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ نشہ کی حالت میں نشئی شخص کو علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، اس لیے جس چیز کو وہ جانتا نہیں اسے اس پر کیسے لازم کیا جاسکتا ہے؟

رہاان کا یہ قول کہ : شراب نوشی کرنے والے کی سزا ہے ، یہ بات صحیح نہیں کیونکہ شراب نوشی کرنے والے کو سزا دینی چاہیے جو کہ اسے مارنے زدکوب کرنے کی ہے جیسا کہ سنت نبویہ میں ثابت ہے ، لیکن اگر ہم اسے اس سزامیں طلاق کو جاری کرکے دیتے ہیں تو حقیقت میں یہ سزااور نقصان تو عورت کو ہے ، اس لیے علحدگی ہوجائیگی ، اور ہوسکتا ہے عورت کی اولاد بھی ہوجس سے خاندان کا شیرازہ بکھر جائے گا اور شرابی کے علاوہ دوسروں کو بھی اس کا ضرر پہنچے گا

اس لیے صحیح یہی ہے کہ نشئ شخص کی نشہ کی حالت میں دی گئی طلاواقع نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے قول کا اعتبار کیا جائیگا ، لیکن اس کے ساتھ ساتھ چاہیے کہ اس سلسلہ میں شرعی عدالت سے رجوع کیا جائے کیونکہ ہم بیوی کو ساتھ رہنے یا علیحدہ ہونے کا شرعی حکم کے بغیر حکم نہیں لگا سکتے جو اختلاف کو ختم کرسکے "

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے   انتہی

ماخوذاز : فتاوی نور علی الدرب

شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی دریافت کیا گیا کہ :

ایک شخص نے نشہ کی حالت میں بیوی کو طلاق دے دی لیکن وہ شخص کہتا ہے وہ بہت شدید نشہ کی حالت میں تھا اور اپنی بات کو سمجھ بھی رہا تھا اور علم تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو کیا اس کی طلاق واقع ہوجائیگی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

نشہ کی حالت میں دی گئی طلاق کے متعلق علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے ، کچھ علماء کرام تو کہتے ہیں کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوتی ، اور کچھ علماء کرام کی رائے ہے کہ یہ طلاق واقع ہوجاتی ہے

اس طرح کا مسئلہ مشکل ہے ؛ کیونکہ آدمی نشہ کی حالت میں بھی ہو اور وہ اپنی کلام کو سمجھتا اور جانتا بھی ہو تو اسے عدالت میں شرعی قاضی کے سامنے لازمی پیش کیا جائے تا کہ قاضی فیصلہ کرسکے

لیکن اگر یہ پہلی یا دوسری طلاق ہو تو خاوند کو کہا جائیگا : تم اس سے رجوع کرلو تا کہ شبہ ختم ہوسکے " انتہی

دیکھیں : لقاء الباب المفتوح (24/10).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

101907